خادم حرمین شریفین کا سانحہ ارتحال

امتِ مسلمہ کیلئے عظیم نقصان

اللہ باقی ، باقی فانی ۔ یہی ہے اصلی کہانی ۔ حیاتِ دنیا آنی جانی

یہی ہے قانونِ قدرت اور اسی میں، اس کی ناپائیداری اور اسی میں اس کا حسن۔ نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات مسلمانانِ عالم کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ خصوصاً اہلِ پاکستان کیلئے ان کی رحلت نقصانِ عظیم ہے جو انہیں مسلم امہ کا سربراہ خیال کرتے تھے۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سعودی بادشاہ کے دل میں پاکستان کی محبت، ودیعت کردی ہے۔ ڈیڑھ ارب ڈالر کا عطیہ، ہماری معیشت کیلئے اتنا زبردست سہارا ثابت ہوا کہ ہمارے روپے کی قدر بڑھ گئی اور وہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں تن کر کھڑا ہو گیا۔ یہ شاہ عبداللہ مرحوم کی پاکستان دوستی کی تاریخ میں ایک رنگین باب ہے۔ سرزمین حجاز میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہمارے ایمان کے قبلہ وکعبہ ہیں۔ ہمیں اس کی ہواؤں سے بھی محبت ہے۔ اقبال ''نسیم از حجاز'' کی آمد کے انتظار میں اس دنیا سے گزر گئے مگر سعودی فرمانروا اور عوام پاکستان کو اپنا دوسرا گھر کہتے ہیں اور اس کی ایٹمی صلاحیت کو حرم کی پاسبانی کیلئے سامانِ فخر سمجھتے ہیں۔ مرحوم شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود اسلام کے سچے خادم تھے۔ مسلمانانِ عالم کے ہمدرد اور غمگسار تھے۔ مسلمانانِ کشمیر، فلسطین، افغانستان، برما اور چیچنیا کے درد کی ٹیس کو محسوس کرتے تھے اور ان کی آزادی اور حقوق کی بازیابی کیلئے ہر فورم پر آواز اٹھاتے اور ان کی مالی امداد کیلئے اپنے خزائنِ عامرہ کے منہ کھول کر رکھتے تھے۔ وہ کسی مذہبی جمود کا شکار نہیں تھے بلکہ اسلام کے حقیقی مجتہد کی طرح، سعودی معاشرہ میں ہر وہ تبدیلی لاتے تھے، جو روحِ اسلام کے مطابق اس کی تجدید کیلئے ضروری تھی۔ آلِ سعود کو یہ شرف حاصل رہا ہے اور یہ شرف عطیہ آسمانی ہے کہ اس کے تمام فرمانروا، جو سربرآرائے سلطنت ہوئے ایک سے ایک بڑھ کر لائق ثابت ہوئے۔ یہ خاندان ایک ایسی کہکشاں ثابت ہوا جس کا ہر ستارہ تابدار ہے۔ یہ ایک ایسی مالا ہے جس کا ہر موتی آبدار ہے۔ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود مرحوم اپنی قومی، بین الاقوامی اور اسلامی خدمات میں شاندار خدمات کا

ریکارڈ چھوڑ کر اپنے رب کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدماتِ جلیلہ اور اعمالِ حسنہ کو قبول فرمائے گا۔ جو کچھ خدمتِ اسلام وہ کر گئے ہیں اس کا اجر و ثواب دے گا اور جو کچھ کرنے کا داعیہ ابھی ان کے دل میں تھا اس پر حسنِ نیت کا صلہ دے گا۔ وہ عنداللہ ماجور، مغفور اور اس کی رحمتِ بے کراں کے دامن میں محفوظ و مامون ہوں گے۔

اللہ اکبر...... نئے سعودی بادشاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کا نعرۂ تکبیر

اوبامہ کو سلامی کے چبوترے کے پاس اکیلے چھوڑ کر نمازِ عصر کیلئے مسجد چلے گئے

ہر قسم کی بڑائی اور کبریائی صرف اور صرف ذاتِ پاک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو زیبا ہے وہی سپریم ہے۔ وہی ملیک مقتدر ہے۔ روس کی شکست و ریخت کے بعد امریکہ سپریم پاور کہلانے لگا اور اس کے حکمران ساری زمین میں فرعون بن کر ''أنا و لا غیری'' کا ڈنکا بجانے لگے۔ روس کے بعد انہوں نے ''تہذیبوں کے تصادم'' کے ٹکراؤ، تصادم اور آویزش کا نظریہ ایجاد کیا اور دنیا میں ایک نئی مہم جوئی کیلئے اسلام اور اہلِ اسلام کی تخریب و تقتیل کو اپنا نیا ہدف مقرر کیا۔ یہ نظریہ مشہور یہودی دانشور اور سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے پیش کیا۔ اس نے دیکھا تھا کہ کمیونزم کو شکست دینے کیلئے ہر امریکی جنگ شکست سے دوچار ہوئی تھی مگر افغانستان میں نہتے مجاہدین اسلام نے روسی کمیونزم کو بطور ایک فلاسفی اور نظریہ، ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اسلام کا فلسفہ حیات اور نظریہ جہاد، اتنا توانا ثابت ہوا کہ اس سے کمیونزم، بطور ایک نظریہ، شکست کھا گیا تو کہیں کل کلاں یہی نظریہ اسلام، اس کے سرمایہ دارانہ نظامِ زندگی کے مقابل آ کر اس کا بھی جنازہ نہ نکال دے۔ اس خدشے اور امکانی خطرے کو بھانپ کر اس نے تہذیبوں کے تصادم کے خطرے کی گھنٹی بجائی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ نظریہ جہانِ یہود و ہنود اور عالمِ نصاریٰ میں مقبول و مشہور ہو گیا۔ اسلام کو چھوڑ کر دنیا کی ہر تہذیب شرکیہ ہے۔ یہود، ہنود اور نصاریٰ کے درمیان شرک، قدرِ مشترک ہے اور یہ تینوں تہذیبیں، اسلام کی توحیدی تہذیب کو قدرتی طور پر اپنا مخالف گردانتی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی توحیدی تہذیب نے ان مشرکانہ تہذیبوں کو ہمیشہ شکست دی ہے۔ محمد بن قاسمؒ سے لے کر احمد شاہ ابدالیؒ تک مسلمان کشور کشاؤں نے سومنات سے لے کر کٹاس تک کے ہر بتکدۂ ہند کو مٹایا ہے۔

آنحضرت ﷺ سے لے کر صلاح الدین ایوبیؒ تک ہر مسلمان حکمران نے یہود کو مٹایا ہے۔